ڈاکٹر یاسمین سلطانہ فاروقی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبۂ میڈیا سائنس

علامہ یونیورسٹی، کراچی

پاکستان میں بچوں کے رسائل کا مختصر تاریخی و اجمالی جائزہ

Abstract:

Children's literature has a long historical background and one of its main pillars has been the print media. Children's magazines in particular have played a key role in providing generational intellectual height, flying imagination and quality literature. Children's literature creators not only promote children's tastes through their publications through their publications, but also contribute to their training. This article gives an overview of the children's magazines and journals that have been published since the founding of Pakistan. In this regard, meetings have been held with various writers and publishers so that the correct facts can be conveyed to the readers.

Key words: Magazines, publish, writers, Pakistan, children's literature

ادب چاہے بچوں کے لیے ہو یا بڑوں کے لیے، معاشرے اور معاشرے کے افراد کی تربیت و رہنمائی کرتا ہے فکری سطح کو بلند کرتا ہے، ان کی سوچ و بچار کی اہمیت کو بڑھاتا اور اس کی آبیاری کرتا ہے بچوں کے ادب کا طویل تاریخی پس منظر ہے، ادب نہ صرف ارد گرد کے ماحول کی عکاسی کرتا ہے بلکہ اپنے عہد کی تاریخ بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے اسے ایک مستقل نوعیت کی دستاویز کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ بچوں کا ادب صدیوں سے موجود ہے اور سینہ بہ سینہ آگے بڑھتا رہا ہے۔ دادی اماں، نانی اماں کے قصے، کہانیاں، لوریاں، نظمیں وغیرہ بچوں کا ادب سمجھی جاتی تھیں، جو نہ صرف صحت مند تفریح فراہم کرتی تھیں بلکہ بچوں کی اصلاح بھی کیا کرتی تھیں۔ تقسیم پاک و ہند سے قبل اور بعد میں اشاعتی اداروں نے بچوں کے ادب کے فروغ کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ کہا جاتا ہے کہ تقسیم ہند سے قبل لاہور سے نکلنے والے رسائل۔ ''پھول''، ''تعلیم و تربیت'' اور ''ہدایت'' کی مقبولیت کا ستارہ اوج ثریا پر تھا۔ تینوں رسائل نے بہت عمدہ عنوانات کا انتخاب کیا لیکن جو مقام رسالہ ''پھول'' کو حاصل ہو وہ کسی کو نہ ہو سکا۔[1] مطالعے سے پتہ چلتا

ہے کہ اس وقت کی تحریروں میں بچوں کی تربیت کا عنصر نمایاں ہوا کرتا تھا۔ مختلف کہانیوں، قصوں اور نظموں کے ذریعے بچوں میں احساس، انسانیت کی خدمت، وطن سے بے لوث محبت، مطالعے کا شوق اور شخصیت کے نکھار کے تمام نمایاں ہوا کرتے تھے اسطرح بچے کی کہانی کے ذریعے تربیت بھی ہوتی تھی اور ساتھ ہی تفریح کا سامان بھی فراہم کر دیا جاتا تھا۔

"بچوں کے ادب کی شروعات مغل بادشاہ اورنگزیب عالمگیر کے زمانے سے ہوئی، اس وقت نو عمروں کے لیے کئی کتابیں لکھیں گئیں جن میں متعدد کتابیں نحمدیہ و نعتیہ کلام پر مشتمل تھیں ان میں خالق باری تعالیٰ، ایزد باری، اللہ باری قابل ذکر ہیں ان کتابوں میں بچوں کے لیے نہایت آسان اور دلچسپ اشعار کے ذریعے عربی اور فارسی زبان کے نئے الفاظ اور معنی متعارف کروائے گئے۔"(۲) اردو میں بچوں کے ادب کا باقاعدہ آغاز سہولویں صدی سے ہوا۔ ابتدا میں بچوں کے لیے شایع والی کتابوں میں فارسی زبان کے اسماء و مرکبات کی بھرمار تھی۔ یوں کہہ سکتے ہیں کہ پانچ صدیوں پہلے بچوں کے ادب میں فارسی کو اردو کی شناخت کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ "خالقِ باری"، "قصیدہ در لغات ہندی"، "ریاض الادویہ"، "صمد باری" "فرح الصبیان" اور "مقبول الصبیان" اس وقت کی مشہور کتابیں ہیں مگر ان سب میں ایک بات قدر مشترک یہ تھی ان تمام کتابوں میں فارسی زبان کا منظوم فرہنگ تھا جس میں اردو الفاظ کی تشریح کی گئی تھی"۔ (۳)

یوں کہہ سکتے ہیں کہ ابتدا میں بچوں کے ادب میں زیادہ زور ذخیرہ الفاظ پر تھا جب کہ نثر کے مقابلے میں نظم کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ بچوں کے ادب نے چار سو سالہ سفر میں کئی مراحل طے کیے ہیں۔ خطے میں اہم طاقتوں کے بڑھتے تسلط کے باعث سیاسی و معاشرتی بدلتی صورتحال اور نئے دور کے نئے تقاضوں کی بچوں میں سمجھ بوجھ پیدا کرنے اور ان کی ذہنی نشو و نما میں ادب نے بہت اہم کام کیا۔ اس وقت بچوں کو نظموں اور شاعری کے ذریعے ملک اور مذہب سے محبت کا درس دیا جاتا تھا۔ مصنفین جو ضروری سمجھتے واقعات و معمولات کو ایسے انداز میں بیان کر دیتے جس سے بچوں کے ذہنوں پر گہرا اثر مرتب ہتا اور ان کی سمجھ بوجھ کی صلاحیتوں کو جلا ملتی۔

اخبارات و رسائل نے بچوں کے ادب میں اپنا حصہ 1902 سے ڈالنا شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے اتنا مقبول ہوا کہ ہر گھر کی زینت بنا اور بچوں کے ساتھ بڑے بھی شوق و ذوق سے پڑھنے کی طرف مائل ہونے لگے۔ اس طرح اردو صحافت کو مزید ترقی ملنا شروع ہوا ایک طرف شعر و شاعری سے بچوں کے لیے تفریح کا سامان پیدا کیا گیا تو دوسری طرف قصے کہانیوں، عام علمی اور تفریحی مضامین سے ان کی ذہنی آبیاری بھی کی گئی۔

''اردو اخبارات میں بچوں کے لیے صفحات کو مختص کرنے کی بنیاد ''پیسہ اخبار'' نے رکھی۔ کارخانہ پیسہ اخبار، خادم التعلیم پریس لاہور سے جاری ہوا۔ منشی محبوب عالم اس کے مدیر تھے۔ اس اخبار میں بچوں کیلیے مضامین لکھوانے کی خدمات لی جاتی تھیں، مگر اس کی خاص بات یہ تھی کہ چند صفحات پر بچوں کی لکھی ہوئی تحریریں بھی شایع ہوا کرتی تھیں، اس طرح یہ اردو کا پہلا اخبار بنا جس نے بچوں کو ادبی ترغیب دی۔ اس اخبار کا یہ بھی خاصہ تھا کہ بچوں کی لکھی ہوئی تحریر جیسی بھی ہو ان کی حوصلہ افزائی کے لیے ضرور شایع کی جاتی تھی اس امر نے بچوں میں اعتماد پیدا کیا اور کئی بڑے نام سامنے آئے۔ 1909 تک پیسہ اخبار ہندوستان کے بچوں کا پسندیدہ اخبار تھا۔ بیسویں صدی کے پہلے عشرے میں ''پھول'' رسالے نے ادب اطفال میں انقلابی آغاز کیا اور بچوں کو بھرپور توجہ حاصل کر لی۔ اس رسالے میں نئی پود کی علمی و ادبی تربیت کے لیے اعلی معیار کی تحریروں کو جگہ دی جاتی تھی اور ساتھ ہی زندگی بسر کرنے کے نہایت عمدہ طور طریقے خوش اسلوبی سے سمجھائے جاتے تھے''۔ (۴)

ہمارے ملک کی مختصر تاریخ میں بچوں کے ادب کا کردار بڑا کلیدی رہا ہے۔ آزادی حاصل کرنے کے بعد ہمارے رسائل و جرائد اور بچوں کا ادب لکھنے والے مصنفین نے بھرپور کردار ادا کیا اور اپنے فرض کو بخوبی نبھایا۔ اس زمانے میں بچوں کے جرائد و رسائل اور اخبارات سے بھی بڑے فکری کردار کی توقع کی جاتی تھی کیوں کہ قوم کی ترقی کے لیے خواندگی کا اعلیٰ معیار، سوچ و بچار کی معیاری سطح، خوب و ناخوب کی تمیز وغیرہ ایسے پہلو ہیں جن میں مطبوعہ ذرائع ابلاغ کو ایک مسلسل کردار ادا کرنا ہوتا ہے۔

ڈاکٹر محمود الرحمن کی کتاب '' اردو میں بچوں کا ادب'' جو ۱۹۷۰ء میں نیشنل پبلشنگ ہاؤس نے شائع کی ایک انگریز مصنف Henry Steel Comage کے حوالے سے لکھتے ہیں۔

'' جو بھی چیز بچوں کے کام و دہن میں لذت دے اور ان کے مزاج و مذاق کے ہم آہنگ ہو، وہ ان کا ادب قرار پاتی ہے۔ چاہے یہ چیز بڑوں اور بزرگوں کی میراث ہی کیوں نہ ہو۔''(۵)

برصغیر کی تقسیم کے بعد پاکستان میں بچوں کے لیے لکھنے والوں کی یہ کوشش تھی کہ ادب کو زندگی سے نزدیک کیا جائے اور بچوں میں اسلام کی نظریاتی اساس کے قریب کیا جائے۔ پاکستان بننے کے ابتدائی سالوں تلک بچوں کے ادب میں ایسی تحریریں ہوا کرتی تھیں جن کا موضوع اسلام کے بنیادی اساس اور اس کی سربلندی تھا مگر نئے رجحانات اور زندگی کے دیگر مقاصد نے ادب کا رخ دوسری جانب موڑ دیا، تفریحی و معلوماتی ادب سے مالا مال رسائل ''بچوں کی دنیا''، ''بھائی جان''، ''بچوں کا زمانہ''، ''کھلونا'' (لاہور و کراچی)، تعلیم، تربیت و ہدایت (لاہور)، '' ہمدرد

نونہال“ اور” غنچہ“ نے دنیا، چاند و سورج اور زمین کی گردش سے متعلق دیگر معلومات اور طبّی موضوعات کو بچوں کے مضامین میں خوب جگہ دی۔1960 کی دہائی میں بچوں کے ادب میں جن، بھوت، پریوں اور اس طرح کے تخیلاتی قصوں کہانیوں نے جگہ لے لی جس میں تجسس کا عنصر بھی نمایاں ہوا کرتا تھا لیکن ۱۹۶۵ کی جنگ کے بعد لکھاریوں نے اپنے مضامین میں حب الوطنی کو زیادہ سے زیادہ جگہ دی تاکہ بچوں کو ملک کی سالمیت اور دشمن کے ناپاک ارادوں سے مکمل آگاہ کیا جائے۔[۶] اخلاقی اور دینی اقدار کے تحفظ کے لیے بھی کچھ لوگ مصروف عمل رہے۔ مسعود احمد برکاتی وہ چمکتا ستارہ ہیں جنہوں نے پاکستان میں بچوں کے ادب کے لیے گراں قدر خدمات سرانجام دیں جبکہ ہمدرد فاؤنڈیشن کے بانی حکیم محمد سعید نے” سعید سیاح“ کے نام سے ملکوں ملکوں گھوم کر سفر ناموں میں اس کا احوال لکھا، اخلاقی موضوعات، اقوال زریں اور آداب زندگی کے حوالے سے بچوں کی تربیت کی۔ ہمدرد نونہال، نونہال ادب، جاگو جگاؤ، حکیم محمد سعید کے ایسے کارنامے ہیں جنہیں ہمیشہ یاد رکھا جائیگا۔انھوں نے ہزاروں علمی، ادبی کتابوں کی اشاعت کا نہ صرف بندوبست کیا بلکہ شاعروں اور ادیبوں اور نقادوں کی سرپرستی بھی کی۔

مرزا ادیب بچوں کے بیک وقت ادیب بھی اور شاعر بھی تھے انھوں نے بچوں کے لیے ادب تخلیق کیا جن میں نظمیں بھی ہیں، کہانیاں بھی اور ڈرامے بھی، ایسی تمام چیزیں جنھیں بچے پڑھنا چاہتے ہیں۔

چالاک ہرن، چچا چونچ، پہاڑ کی چوٹی، کہانی ایک رات کی، جن شہزادی، باپ کی خدمت، شیروں کا بادشاہ، سونے کے پروں والا کبوتر، باغ کا سب سے خوبصورت پھول، تمھارا یہ آنسو، تیس مار خان، وطن کی پکار، اے وطن میرے وطن، نانی اماں کی عینک، وہ ڈاکٹر نہیں تھا، چالاک ہرن، غرض اس قسم کی بے شمار کہانیاں اور مضامین اور نظمیں میر زا ادیب نے بچوں کے لیے لکھیں اور ان کا ایک بہترین کارنامہ ان کی کتاب بچوں کا ادب ہے۔

بچوں کے لیے شریف کمال عثمانی، یونس ادیب، سیلم فاروقی، ایم اسلم اشرف صبوحی، الیاس احمد صبیحی اور سیلم ضیائی نے بھی کہانیاں اور نظمیں لکھیں اور بچوں کے ادیب و شاعر کی حیثیت سے مقبولیت حاصل کی۔ فیض لدھیانوی، قمر ہاشمی اور محشر بدایونی نے بھی اپنے اپنے طور پر بچوں ادب اطفال کے لیے کام کیا۔ انھوں نے شاعر نامہ منظوم خاکے، سائنس دانوں کے ادب میں گراں قدر خدمات انجام دیں۔

بچوں کے لیے اب تک سات سو سے زائد ناول لکھنے کا اعزاز حاصل کرنے والے اشتیاق احمد کا نام بچوں کے ادب کے حوالے سے فراموش کرنا ناانصافی ہو گی۔ اشتیاق احمد کو بچوں کا ابن صفی بھی کہا جاتا ہے۔ انسپکٹر جمشید، انسپکٹر کامران مرزا اور شوکی برادرز کی سیریز کے تحت اب تک ان کے سات سو سے زیادہ ناول شائع ہو چکے ہیں۔

اشتیاق احمد نے بچوں کے طویل اور ضخیم ناول لکھنے کا تجربہ بھی کیا جو کامیاب ہوا، ان کے ناولوں میں گلے کی ہڈی، لنگڑا گروپ، دیوتا کا چور، چند قطرے خون، موت اور صرف موت، نئے آنے والے ناول تھے۔ ان کے علاوہ اے حمید نے بھی بچوں کے لیے بے شمار ناول لکھے اور ریکارڈ قائم کیا۔ عنبر، ناگ اور ماریا سیریز کے نام سے انھوں نے کئی سو ناول لکھے جو بچوں میں بے انتہا مقبول ہوئے۔ ان کے علاوہ ارشاد الحق قدوسی، محمود خاور اور طاہر مسعود، سیلم جلالی، جاذب قریشی، سیلم مغل، قمر علی عباسی، محمود شام، مظہر یوسف زئی، سید نظر زیدی، سید صفدر علی جعفری، فاروق حسن، ستار طاہر، سید قاسم محمود، غلام محی الدین نظر، افق دہلوی، فتح علی انوری و دیگر بھی کسی نہ کسی طرح بچوں کے ادب سے وابستہ رہے۔ محمود شام کے بچوں کے لیے لکھی گئیں نظمیں اکثر و بیشتر شائع ہوتی رہتی ہیں۔ قمر علی عباسی کے سفر نامے اور قدسیہ نظر زیدی کے مضامین ہماری نظروں سے اکثر و بیشتر گزرتے رہتے ہیں۔ قمر علی عباسی کو علامہ اقبال، قائد اعظم جیسے رہنماؤں پر بچوں کے لیے لکھنے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ محمود شام نے بچوں کے لیے ماہ نامہ ٹوٹ بٹوٹ اور قمر علی عباسی نے خزانہ کا اجراء بھی کیا۔ صالحہ حسین کا نام بھی ادبِ اطفال میں نمایاں مقام رکھتا ہے۔ بچوں کے لیے ان کی کتابیں سندر، چنار، ایک دیس ایک خون باپو، بڑا پانی، بچوں کے چار بزرگ، دوست وغیرہ بہت اہمیت کے حامل ہیں۔ قدسیہ زیدی کی بچوں کے لیے باتصویر کتابیں بھن بھن بانو، ان تھک جان، جانباز سپاہی، گاندھی بابا کی کہانی، گلابو چوہیا اور غبارے ان کی کتابیں ہیں جو بہت مشہور ہیں۔ حسین حسان کو ادب اطفال میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ آپ کی کتابوں میں برف کا گھر، دیمک، چنبیلی، نیا کھلونا، سرکس، بندر، چاند، آستین کا سانپ، جیت کس کی، دعوت ملاجی کی، چنبیلی کی گڑیا، عجائب گھر، سرکار دو عالم، حضور پر نور سرورِ کائنات کی سیرت، میر تقی میرؔ، چچا غالبؔ، میر انیسؔ وغیرہ ہیں۔ جب کہ آپ نے بے شمار کتابوں کے ترجمے بھی کیے۔[۷]

ان کے علاوہ نذیر انبالوی، اشتیاق احمد، خالد پرویز، محمدی بیگم، بنت داؤد الرحمان، فیاض بیگم، لیلی خواجہ بانو، آصفہ جہاں بیگم اور رشیدۃ النساء وہ نام ہیں جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعے اس عہد کے بچوں سے قلبی رشتہ قائم کیے ہوئے تھا۔ یہ وہ دور تھا جب ادارے بچوں کے ادب کے لیے کام کرتے تھے اور لکھنے والے ہمہ وقت اس بات کے لیے کوشاں تھے کہ کسی بھی طرح بچوں کے لیے مضامین میں تفریح کے ساتھ تربیت کا پہلو بھی واضح رہے۔[۸]

پاکستان میں تعلیمی خرابی اور ناگفتہ بہ حالات، عوام کی رسائل کی جانب عدم توجہی اور حکومتی پالیسیوں کے باعث جہاں صحافتی ادارے مشکلات کا شکار ہیں وہیں عوامی توجہ نہ ملنے پر ادب اطفال بھی خاصا متاثر ہوا ہے، ماضی میں جہاں بچوں کے ادب کے لکھاریوں کی بھرمار تھی اب چند ایک ہی ہیں جو آہستہ آہستہ ناپید ہوتے جا رہے ہیں۔ اس

وقت پاکستان کی آبادی تقریباً20 کروڑ سے زائد ہیں مگر شرح خواندگی 50تا60 فیصد ہی ہے جب کہ پچاس فیصد کے زائد آبادی ۱۸سال یا اس سے کم عمر کے افراد پر مشتمل ہے۔[۹]

بد قسمتی سے ان نوجوانوں میں سے صرف دو فی صد طبقے کو (کتابیں پڑھنے والوں) میں شمار کیا جاتا ہے۔یعنی اس عمر کی کثیر آبادی میں مطالعے یا پڑھنے کا رجحان انتہائی ناپید ہے۔اس کے ساتھ یہ بھی انتہائی افسوس ناک حقیقت ہے کہ پاکستان میں مختلف درجات میں تعلیم کو خیر باد کہنے کا رجحان دنیا بھر میں سب سے زیادہ ہے۔پاکستان میں خواندگی کی شرح ٦٠%فی صد ہے جب کہ تعلیم کے لیے سالانہ بجٹ کا پانچ فیصد تعلیمی اخراجات کے لیے مختص ہے، پاکستان میں پرائمری اسکول میں داخلے کی شرح ستر فی صد ہے اور اس میں سے بھی تیس فی صد ثانوی سطح تک پہنچنے سے پہلے ہی اسکول چھوڑ جاتے ہیں۔[۱۰]

مطالعے کی عادت پر تحقیق کرنے والے محققین کا خیال ہے کہ نصابی کتب میں معیاری اصناف ادب کا استعمال مطالعے کے رجحان میں اضافہ کا سبب بن سکتا ہے مگر ترقی پذیر دنیا میں نصابی کتب کا معیار اور تعداد انتہائی خراب ہیں۔ ترقی پذیر ممالک میں کل تعلیمی بجٹ کا محض ایک فی صد نصابی کتب پر خرچ کیا جاتا ہے۔اس کی کمی کو پورا کرنے کے لیے بچوں کا معیاری ادب اہم کردار ادا کر سکتا ہے۔اس سلسلے میں کی جانے والی تحقیق اور تجربوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ نصابی کتب کے علاوہ اساتذہ کو دی جانے والی بچوں کے ادب کی کتب معاون ثابت ہوئی ہیں۔مطالعے کی عادت پر تحقیق کرنے والے مشہور محقق Richard Anderson اپنی کتاب "Promoting Reading in Developing Countries" میں لکھتے ہیں:

" زیادہ پڑھنا، بچوں کے اندر مطالعے کی عادت اور ذخیرہ الفاظ میں اضافے کے لیے انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے۔"[۱۱]

وہ کہتے ہیں کہ:

"اگر ایک طالب علم اسکول کے اندر پندرہ منٹ مطالعہ کرے اور پندرہ منٹ اسکول کے باہر مطالعہ میں صرف کرے تو وہ ایک سال کے اندر دس لاکھ الفاظ پڑھ لے گا، اگر ان دس لاکھ الفاظ میں بیس ہزار الفاظ نئے ہوں تو محققین کے مطابق ان میں سے پانچ فی صد الفاظ بچہ سیکھ لے گا۔ذخیرہ الفاظ میں یہ اضافہ مطالعے کی دشواریوں کو روکتا ہے اور مطالعے میں دلچسپی اور مطالعے کا رجحان پیدا کرتا ہے۔"

یہ حقیقت مسلمہ ہے کہ بچوں کی تربیت اور ذہنی آبیاری کے لیے تفریحی و ادبی مضامین تاریخی پس منظر رکھتے ہیں اور رسائل و اخبارات بھی یہ کام صدیوں سے سرانجام دے رہے ہیں۔ماہرین کے مطابق تعلیمی عمل اور نصاب کو آسان و دل چسپ بنا کر ہی بچوں میں مطالعے کی دلچسپی کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ مثلاً بچوں کے لیے لکھی جانے والی کتابوں اور تحریروں کی خوبی یہ ہونی چاہیے کہ ان میں بچوں کی ذہنی صلاحیت کے مطابق ضرب الامثل، ذخیرہ الفاظ کا استعمال اور پیچیدہ بات سے بچا جائے اور اس بات کو بھی ملحوظِ خاطر رکھا جائے کہ تفریح کا پہلو جابجا موجود ہو جو ایک مشکل عمل ہے۔اس ضمن میں ڈاکٹر مجیب ظفر انور حمیدی نے ایک جگہ لکھا

" بچوں کے واسطے لکھنا بچوں کا کھیل نہیں یہ بڑا دشوار کام ہے۔ہم اسے جتنا ہلکا پھلکا سمجھتے ہیں یہ اتنا ہی دشوار کام ہے"(۱۲)

بچوں کی نظموں کے حوالے سے مولوی شفیع الدین ایک جگہ رقم طراز ہیں

" نظموں کو سننا اور ان کو ترنم کے ساتھ بار بار پڑھنا بچوں کو مرغوب ہوتا ہے۔اس لیے ان کی تعلیم میں اس فطری رجحان سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیے"(۱۳)

مگر بدقسمتی سے پاکستان میں نصاب اور بچوں کے ادب کے درمیان فاصلہ برقرار ہے۔دور حاضر میں بھی اس طرف کوئی توجہ نہیں دی جارہی ہے جب کہ اخبارات و رسائل بھی ماضی کی نسبت اب عدم دلچسپی سے کام لے رہے ہیں۔اس فاصلے کو کم کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پاکستان میں بچوں کے ادب کے حوالے سے نئی اصول استوار کیے جائیں اور بچوں کا پڑھنے اور اسکول سے فرار جیسے اہم مسئلے پر تحقیق کی جائے اور اس کا سدباب کیا جائے۔ قیام پاکستان کے بعد کئی اشاعتی اداروں نے بچوں کے ادب کے لیے کام کیا اور کئی رسائل کا آغاز ہوا۔کچھ ابھی تک باقی ہیں کچھ چند عرصے بعد ہی بند ہو گئے تھے۔

پاکستان میں بچوں کے ادب کی صورتِ حال کا جائزہ لینے کے لیے اس تحقیقی مقالے میں ہم نے بچوں کے ادب کے حوالے سے مختلف ادوار میں جائزہ لیا ہے تا کہ دیکھا جاسکے کہ ہر دور میں رونما ہونے والی سماجی، معاشی اور معاشرتی تبدیلیوں نے بچوں کے ادب پر کیا اثرات مرتب کیے ہیں۔

پہلا دور ۱۹۴۷ء سے ۱۹۶۰ء تک:

پاکستان میں بچوں کے ادب کے پہلے دور کا آغاز ۱۹۴۷ء سے ہوا۔اور یہ وہ دور ہے جب ایک نوزائیدہ مملکت اپنی تشکیل کے مراحل میں تھی اور تقسیم کا زخم تازہ تھا۔اس دور کے بچوں کے ادب میں مجاہدین آزادی کی کہانیاں جابجا نظر آتی ہیں۔اس دور میں لاہور کے ناشر محمد اشرف اور پاکستان بک فاؤنڈیشن نے مسلم ہیروز کی کہانیاں شائع کیں۔اسی دور میں کراچی سے ماہ نامہ نونہال کا اجراء ہوا جو کہ پاکستان میں بچوں کے ادب کے حوالے سے ایک اہم سنگِ میل ثابت ہوا۔یہ رسالہ آج بھی پوری آب وتاب کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ (۱۴)

ہمدرد نونہال 1۱۹۵۳ سے شائع ہونا شروع ہوااور مسعود احمد برکاتی ۱۹۶۷میں معاونِ مدیر اور ۱۹۸۰میں اس کے مدیر اعلیٰ کے عہدے پر فائز رہے ان کی ہمیشہ کوشش رہی کہ وہ ہمیشہ ایسی چیزیں چھاپیں جنھیں بچے شوق سے پڑھیں اس بارے میں ان کا کہنا تھا کہ میں اکثر موضوعاتی لکھا کرتا تھااس کے ساتھ رسالے کے اور قارئین کے امور پر بھی لکھنا پڑتا ہے تو چند برس سے میں نے اس میں بھی راہ نکال لی ہے کہ بچوں کے ذہنی سطح کے مطابق کوئی تحریر دے دوں جو بچوں میں غور وفکر کی صلاحیت پیدا کرے جس سے ان کے خیالات اور نت نئے رجحانات کی طرف مائل ہوں اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہو۔ (۱۵)

> ’’بچوں کا گلستان رسالہ ۲۰۱۲ میں شایع ہونا شروع ہوا جس کی اشاعت کچھ عرصے بعد ۲۰۱۳ بند کر دی گئی تھی ،ماہنامہ گلستان کی دوبارہ اشاعت کا سلسلہ محمد عارف جان کی زیر صدارت خانیوال تحصیل کبیر سے ۲۰۱۴ میں شروع ہوا جو آج تک جاری ہے‘‘ (۱۶)

☆ قیام پاکستان کے بعد ماہ نامہ ’’تعلیم و تربیت‘‘ لاہور نے اپنی اشاعت کا سلسلہ جاری رکھا جسے ہم ہر اعتبار سے بچوں کا ایک معیاری رسالہ کہہ سکتے ہیں۔

☆ جنوری ۱۹۴۸ء میں مشہور علمی وادبی شخصیت اور معروف رسالہ شمع لاہور کے مالک محمد امین شرق پوری نے ماہ نامہ ’’ بچوں کی دنیا‘‘شروع کیا۔

☆ کراچی سے قیام پاکستان کے بعد جن رسائل کا آغاز ہوا،ان میں ’’بچوں کا زمانہ‘‘ بھی شامل ہے۔

☆ ماہ نامہ ’’بھائی جان‘‘ روزنامہ جنگ کراچی نے شفیع عقیل کی ادارت میں جاری کیا،دل چسپ تحریروں کی وجہ سے یہ بچوں میں بے حد مقبول ہوا۔ماہ نامہ ’’بھائی جان‘‘ کو ابن انشاء، حفیظ جالندھری، محشر بدایونی،

صوفی غلام مصطفی تبسم جیسی معروف شخصیات کی تحریروں شامل تھیں مگر بعض وجوہات کی بنا پر پرچہ بند ہو گیا۔

☆ کراچی میں سے ڈاکٹر فرخی نے ماہ نامہ ''میرا رسالہ'' کے نام سے پرچہ نکالا۔''میرا رسالہ'' نے ۱۹۸۵ء میں غیر ملکی ادب میں اپنی خدمات انجام دیں۔ بعد میں نسیم درانی اس کے مدیر بنے۔

☆ اپریل ۱۹۵۰ء کو سیالکوٹ کے معروف ادیب اور صحافی اسلم ملک نے ''علم و ادب'' جاری کیا۔

☆ ۱۹۵۲ء میں کراچی سے ''کھلونا'' دہلی کی طرز پر ماہ نامہ ''کھلونا'' جاری ہوا پھر ۱۹۵۲ء میں ہی لاہور سے جاوید احمد قریشی نے ''کھلونا'' کا اجراء کیا۔

☆ ۱۹۵۳ء میں ہمدرد فاؤنڈیشن کے بانی حکیم محمد سعید نے ''ہمدرد نونہال'' کا آغاز کیا۔ یہ پرچہ بچوں کے اخلاق کو سنوارنے اور صحیح خطوط پر تعلیم و تربیت کے مقاصد کو مدِ نظر رکھ کر نکالا گیا۔ مسعود احمد برکاتی ''ہمدرد نونہال'' کے آغاز سے اب تک اس کے مدیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔

☆ ۱۹۶۰ء میں کراچی سے ماہ نامہ ''غنچہ'' کا اجراء ہوا، اس کے اجراء کا سہرا سید طرازی کے سر جاتا ہے۔

☆ ۱۹۶۰ء ہی میں لاہور سے ماہ نامہ ''پھلواری'' کا آغاز ہوا۔

☆ ۱۹۶۰ء میں ہی ''بچوں کا ڈائجسٹ'' جاری ہوا۔ یہ برصغیر پاک و ہند کے معروف ادیب و صحافی ملک نصر اللہ خاں عزیز کے صاحبزادے حامد اللہ خاں نے نئی نسل کی اسلامی نظریہ حیات سے وابستگی اور ان کے اندر اسلامی اقدار کو فروغ دینے کے لیے جاری کیا۔

دوسرا دور ۱۹۶۰ء سے ۱۹۷۸ء تک:

بچوں کے ادب کا دوسرا دور ۱۹۶۱ء۔۱۹۷۸ء کا ہے جب پاکستان کی معیشت نے سنبھلنا شروع کیا۔ اس دور میں پاکستانی ذرائع ابلاغ اور دانشور روسی انقلاب سے متاثر محسوس ہوتے ہیں۔ اس دور میں مقامی بازار میں روسی کہانیوں کے ترجمے کا سیلاب آیا اور کئی معرکۃ الآراء روسی کتب اردو میں منتقل کی گئیں۔ اسی دور میں عزیز اثری کے ناول ''عالی پر کیا گزری'' (فیروز سنز، لاہور، ۱۹۶۴ء) اور ابنِ انشاء کی ''بلو کا بستہ'' نے پہلی دفعہ بچوں کے ناول کی صنف کو متعارف کروایا۔ اسی دور میں فیروز سنز اور شیخ غلام علی اینڈ سنز نے بچوں کے لیے سوانحی کتب کا اجراء کیا۔ ۱۹۶۵ء می حکومت نے پہلی دفعہ بچوں کے ادب پر توجہ دیتے ہوئے نیشنل بک کونسل قائم کی، جس نے اس حوالے سے گراں

قدر خدمات انجام دیں۔ پاکستان می بچوں کے ادب پر پہلی ڈاکٹریٹ کی ڈگری پنجاب یونیورسٹی کے اسد اریب نے ۱۹۶۵ءمیں حاصل کی۔اس موضوع پر ایک اوراہم کام محمودالرحمن صاحب نے کیا۔

☆ مئی ۱۹۶۵ءکو پندرہ روزہ ''ہونہار'' کا آغاز ہوا، یہ لاہور سے جاری ہوا،'' ہونہار'' کے نگراں ابوالحسن نغمی اور ایڈیٹر محمد علی چراغ قصوری تھے۔

☆ جنوری ۱۹۶۷کولاہور سے شاہد زبیری کی زیرِادارت ماہ نامہ ''لڑ کپن'' شروع ہوا۔

☆ کراچی سے جنوری ۱۹۷۰ءکو انیس الرحمن کی زیرادارت ماہ نامہ ''ہونہار'' کا آغاز ہوا،اس کے مدیر فضل الرحمن یوسفی تھے جب کہ ذارت میں ڈاکٹر جمیل جالبی، ابنِ احسن، نگار اختر، صلیح آبادی اور قمر علی عباسی شامل تھے۔

☆ سائنٹفک ساسائٹی پاکستان کی جانب سے جنوری ۱۹۷۲ءکوماہ نامہ ''سائنس'' بچوں کے لیے شروع ہوا۔

☆ ۱۹۷۶ءمیں لاہور سے ''چنداماموں'' کا اجراء ہوا۔اس کے چیف ایڈیٹر مقبول احمد اور ایڈیٹر محمد اعجازالرحمان تھے۔

☆ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ لاہور کی جانب سے جنوری ۱۹۷۴ءکو بچوں کے لیے ماہ نامہ ''اطفال'' جاری کیا گیا جس کے ایڈیٹر ایم طفیل مرزا اور معاونین شبیر شاہد اور افسر امام تھے۔

☆ ۱۹۷۴ءمیں ارشد نیاز کی نگرانی میں ماہ نامہ'' جگنو'' شروع کیا گیا۔ جس کی مجلسِ ادارت میں ایم ایس نیاز، اشتیار احمد، محمد ریاض اور افضال شاہد شامل تھے۔

☆ اپریل ۱۹۷۵ءمیں لاہور ہی میں ماہ نامہ ''بچوں کا باغ'' جاری کیا، جس کے مدیر مقبول دہلوی تھے۔ ۱۹۷۵ء ہی میں شہر فیصل آباد سے شیخ حمید تبسم نے'' بچوں کی باجی'' کے نام سے رسالہ شروع کیا۔

☆ شہروں کے علاوہ کچھ قصبوں میں بھی اس سلسلے میں خدمات انجام دی گئیں۔ سیالکوٹ کے ایک قصبے سے چار صفحات پر مشتمل مجلہ ''پیغام'' شروع ہوا، ابتداء میں یہ عام طلبہ کے لیے جاری کیا جاتا تھا مگر بعد میں اسے لاہور منتقل کر کے بچوں کے لیے مخصوص کر دیا گیا، جس کے بانی و مدیر محمد افتخار کھوکھر ہیں۔

☆ جنوری ۱۹۷۸ء کو معروف صحافی اور جنگ کے مشہور کالم نگار محمود شام نے آٹھ سے اسی سال کے بچوں کے لیے کراچی سے ماہ نامہ ''ٹوٹ بٹوٹ'' جاری کیا۔ جس کے مدیر اعلیٰ محمود شاہ ہی تھے۔

☆ مسعود اثری کی نگرانی میں ساہیوال سے مارچ ۱۹۷۸ء کو ماہ نامہ ''ننھی دنیا'' کا اجراء ہوا جس کے مدیر محسن تھے۔

تیسرا دور ۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۰ء تک:

۱۹۷۹ء۔ ۱۹۹۰ء افغانستان پر روس کے حملے نے ایک دفعہ پھر بائیں اور دائیں بازو کی جنگ کو نمایاں کیا اور اس بار دائیں بازو والے ادب نے زیادہ موبولیت حاصل کی۔ اس میں ایران کے انقلاب اور جنرل ضیاء الحق کی حکومت نے اہم کردار ادا کیا۔ اسی دور کی کہانیوں ن کا موضوع قومی جذبہ اور اسلامی ثقافت رہا۔ اس دور میں بچوں کے مقبول ادیب ''اشتیاق احمد'' منظرِ عام پر آئے اور ان کے ناولوں نے بچوں کے ادب میں جاسوسی ادب کو ایک نیا رخ دے دیا۔ اس دور کو اگر بچوں کے رسائل کا دور کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔ بچوں کے رسالے ''آنکھ مچولی'' کی آمد نے بچوں کے رسائل میں مسابقت کا ایک نیا دور متعارف کروایا، جس کو اپنے دور کے جلیل القدر مصنفین اور ادباء کی سرپرستی حاصل تھی۔

۱۹۸۷ء میں بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی میں دعوہ اکیڈمی کے تحت شعبۂ بچوں کا ادب کا آغاز اس میدان میں سنگِ میل ہے جس سے بچوں کے ادب اور بالخصوص نوجوانوں، ادیبوں اور رسائل کو سرپرستی اور رہنمائی حاصل ہوئی اور بچوں کا ادب جو زوال کی جانب گامزن تھا ایک دفعہ پھر بہتری کی طرف گامزن ہوا۔[۱۷]

☆ ماہ نامہ ''نونہال دنیا'' کراچی سے ۱۹۸۰ء کے عشرے میں جاری ہوا۔

☆ صوبہ سندھ کے دوسرے بڑے شہر حیدر آباد سے محمد فاروق دانش کی زیرِ ادارت ستمبر ۱۹۸۲ء می ماہ نامہ ''بھائی جان'' شروع ہوا۔

☆ نومبر ۱۹۸۲ء کو لاہور سے ماہ نامہ ''دیانت'' جاری ہوا۔ جس کے نگراں خلد بن حامد اور مدیرِ اعلیٰ جاوید عنان احمد تھے۔

☆ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو حیدر آباد سے ''بچوں کا ساتھی'' جاری ہوا، جس کی سرپرستی میر رفیق تالپور اور مدیرِ اعلیٰ کے فرائض ایب سمیع چمن نے انجام دیے۔

☆ جون ۱۹۸۵ء کو محمد طفیل جبار نے حیدر آباد سے بزم شاہین پاکستان، گلستانِ ادب اور معمارِ ملت پاکستان کے تعاون سے ''کایاپلٹ'' میگزین جاری کیا۔

☆ جولائی ۱۹۸۵ء کو بچوں کے معروف ادیب ظہور الدین بٹ نے لاہور سے ''ذہین'' نام کا رسالہ جاری کیا۔

☆ دسمبر ۱۹۸۵ء کو روزنامہ مشرق کے تحت ماہ نامہ ''مستقبل'' کا اجرا ہوا، جس کے چیف ایڈیٹر ضیاء الاسلام انصاری اور ایڈیٹر سہیل دانش تھے۔

☆ دسمبر ۱۹۸۵ء میں ہی لاہور سے عباد کاظم نے ماہ نامہ ''رنگ برنگ'' جاری کیا۔

☆ سندھ کے شہر میر پور خاص سے مئی ۱۹۸۶ء کو ادبی سیریز کے حوالے سے ''شاہین'' کا آغاز ہوا۔ جس کے مدیرِ اعلیٰ رئیس احمد شاہین اور مدیر خلیل جبار تھے جب کہ اس کی سرپرستی اعلیٰ عبدالغفار قریشی کر رہے تھے۔

☆ جولائی ۱۹۸۶ء احمد فوڈ انڈسٹریز نے گرین گائیڈ اکیڈمی کے تحت کراچی سے بچوں کے لیے بین الاقوامی معیار کا رسالہ ''آنکھ مچولی'' کے نام سے شروع کیا۔ احمد فوڈ انڈسٹریز کے مالک ظفر محمود شیخ اس کے مدیرِ اعلیٰ تھے۔ مدیران کا اعزاز طاہر مسعود، محمد سلیم مغل اور معاون مدیران میں نوجوان قلم کار منیر احمد راشد اور محمد عمر احمد خاں شامل تھے۔

☆ ۱۹۸۷ء میں ''عقاب سیریز'' کے نام سے احتشام احمد نے گوجرانوالہ سے پرچہ جاری کیا۔

☆ اپریل ۱۹۸۸ء میں سندھ تھرپارکر سے عبدالرشید اعوان اور عزیز اختر اعوان نے مل کر اخباری سائز پر چار صفحات کا پرچہ ''اجالا'' جاری کیا۔

☆ مئی ۱۹۸۸ء میں گوجرانوالہ سے ماہ نامہ ''ننھے تارے'' شروع ہوا۔

☆ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو لاہور سے ''بچوں کا گلشن'' شروع کیا۔

☆ نومبر ۱۹۸۸ء کو بچوں کے ابنِ صفی اشتیاق احمد نے ''چاند ستارے'' کے نام سے رسالے کا اجراء کیا۔

☆ جب کہ ماہ نامہ ''ساتھی'' کراچی، پیامی کے نام سے پندرہ سال پہلے اسلامی اقدار و روایات کے حامل طلبہ نے شروع کیا، بعد میں یونیسکو کے پیامی کی وجہ سے اس کا نام ''ساتھی'' کر دیا گیا۔

☆ جنوری ۱۹۸۹ء کو کراچی سے ماہ نامہ ''اسکول ڈائجسٹ'' جاری ہوا، جس کی سرپرستی جسٹس ریٹائرڈ ایس اے نصرت، چیف ایڈیٹر مجیب الرحمن صدیقی اور مینیجنگ ایڈیٹر گوہر فاطمہ تھیں۔

☆ دینی رجحانات رکھنے والے طلبہ کئی سال سے ''مجاہد'' کے نام پر ایک رسالہ نکال رہے تھے۔ یہ رسالہ بغیر ڈیکلریشن نکالا جارہا تھا، جب ۱۹۸۹ء کے آخر میں ڈیکلریشن کی پابندی نرم ہوئی تو مجاہد باقاعدہ ڈیکلریشن کے ساتھ شائع ہوا۔

☆ جنوری ۱۹۸۹ء کو لاہور سے پندرہ روزہ ''چلڈرن نیوز'' جاری ہوا۔

☆ اپریل ۱۹۸۹ء کو ماہ نامہ ''چاند گاڑی'' کراچی کا آغاز ہوا، جس کے مینیجنگ ایڈیٹر آغا مسعود حسین تھے جب کہ خاتون مدیران نسیم اور انجم سائرہ تھیں۔ یہ وہ پہلا پرچہ تھا بچوں کا جس کے اندرونی ورق پر مدیران کے ناموں کے علاوہ ان کی تصویریں بھی موجود ہیں۔

☆ گوجرانوالہ سے اپریل ۱۹۸۸ء کو ماہ نامہ ''نکھار'' شروع ہوا، جس کے مدیرِ اعلیٰ محمد ابراہیم تبسم اور مدیران محمد یوسف الزماں اور جاوید قیوم سیال تھے۔

☆ جون ۱۹۸۹ء کو لاہور سے '' بچوں کی دنیا'' کا رنگ نمبر جاری ہوا۔ اس کے مینیجنگ ڈائریکٹر طاہر ایس ملک، چیف ایڈیٹر بچوں کے چاچا جی منصور احمد بٹ اور ایڈیٹر محمد احمد تھے۔

☆ جون ۱۹۸۹ء کو لاہور سے ماہ نامہ ''بہار چمن'' شروع ہوا، جس کے چیف ایڈیٹر محمد خالد چوہدری، ایڈیٹر ظفر چوہدری تھے۔

☆ جولائی ۱۹۸۹ء کو نوعمر بچوں کا بین الاقوامی رسالہ کے سلوگن کے ساتھ '' نوعمر'' کا آغاز ہوا۔ اس کی سرپرستی ارشاد احمد بلوچ، ایگزیکٹیو ایڈیٹر راحت محمود اور ایڈیٹر کاوش صدیقی تھے۔

☆ اگست ۱۹۸۹ء کو کراچی سے ماہ نامہ '' خزانہ'' کا اجرا ہوا، اس پرچے کی خصوصیت یہ تھی کہ یہ وہ پہلا پرچہ تھا جس میں پہلی بار ٹائٹل لمینیشن کا استعمال کیا گیا۔ اس کی مدیرِ اعلیٰ نیلوفر عباسی اور مدیرِ اعزازی قمر علی عباسی تھے۔

☆ اگست ۱۹۸۹ء کو معروف ادیب الطاف پرواز نے اسلام آباد سے ''نئے چراغ'' کے نام سے پرچہ جاری کیا۔ مجلسِ ادارت میں بیگم نسیم الطاف، مشتاق علوی، عامر الطاف اور محمد ضیاء الحق شامل تھے۔

☆ اگست ۱۹۸۹ء کو لاہور سے ماہ نامہ ” اسکول ٹائمز“ کا اجراء کیا، اس کے ایڈیٹر رانا نوید احمد تھے۔

☆ ستمبر ۱۹۸۹ء کو ” انگل سرگم“ کے نام سے رسالہ ڈاکٹر مناظر حسین ناظر کی نگرانی میں لاہور سے شروع ہوا۔

☆ دسمبر ۱۹۸۹ء کو درخشاں رائٹرز اکیڈمی کراچی کے تحت ماہ نامہ ”درخشاں“ کا آغاز ہوا، جس کے مدیر اسلم صدیقی تھے۔

☆ ماہ نامہ ” بچپن“ کا آغاز پروفیسر خالد بزمی کی زیر نگرانی دسمبر ۱۹۸۹ء کو ہوا۔

☆ ۱۹۸۹ء کے آغاز میں ملتان سے محمد رضا حسین کی ادارت میں ماہ نامہ ”تاروں کی دنیا“ کا اجراء ہوا۔

☆ دسمبر ۱۹۸۹ء کو اسلام آباد سے وسیم طاہر کی زیرِادارت ماہ نامہ ”بچپن“ کا پہلا اور آخری شمارہ شائع ہوا۔

چوتھا دور ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۹ء تک:

رسائل کے اجراء کا سلسلہ نہ صرف ۸۰ کی دہائی میں جاری تھا بلکہ ۹۰ء کی دہائی میں بھی بچوں کے رسائل کے اجراء کا سلسلہ جاری رہا۔ اس سلسلے میں کئی رسائل جاری کئے گئے، جن میں سے کئی ایسے رسائل تھے جو اپنی زندگی محض چند ماہ جی سکے اور فنا ہو گئے۔ ۹۰ کی دہائی میں جو رسائل جاری کیے گئے ان کا مختصر تعارف پیش ہے۔

☆ جنوری ۱۹۹۰ء کو کراچی سے جاوید الرحمان خان نے بچوں کے لیے ”لوٹ پوٹ“ کے نام سے جاری کیا۔ مدیر منصور منہاس جاوید اور مدیر اعزازی محمد جاوید خالد تھے۔

☆ جنوری ۱۹۹۰ء کو کراچی سے ماہ نامہ ” اسکول ٹائمز“ کا آغاز ہوا اور مدیر اختر شیخ اور مدیران اعزازی صلاح الدین عزیز اور چند دیگر فرید احمد اور محمد علی شاہین تھے۔

☆ جنوری ۱۹۹۰ء کو ہی بچوں کے ہر دلعزیز شخصیت اور بچوں کے معروف رسالے ”نونہال“ کے بانی سرپرست حکیم محمد سعید نے بچوں سے متعلق ملکی اور غیر ملکی سطح پر ہونے والی سرگرمیوں اور دیگر معلوماتی تحریروں پر مشتمل ماہ نامہ پرچے ”نونہال“ کا آغاز کیا، جس کے صدر حکیم محمد سعید خود اور مشیر مسعود احمد برکاتی اور رفیع الزمان زبیری مدیر تھے۔

☆ ٹیچرز ریسورس سینٹر کراچی اور عالمی ادارہ اطفال کے تعاون سے جنوری ۱۹۹۰ء کو ''الف اجالا'' کا اجراء ہوا۔ پرچے کی نگران مہرالنساء تھیں جب کہ ایڈیٹر سلیم الف کریم تھے۔

☆ فروری ۱۹۹۰ء کو کراچی سے ''بچپن'' کے نام سے رسالہ نکلا۔ جس کے مدیرِ اعلیٰ گل میر مغل، مدیر خلیل جبار تھے۔

☆ مارچ ۱۹۹۰ء کو بچے امن کی علامت ہیں کے سلوگن کے ساتھ اسلام آباد سے ماہ نامہ ''فاختہ'' کا آغاز ہوا۔

☆ لاہور سے مارچ ۱۹۹۰ء کو ایم مقصود کی زیرِ نگرانی ماہ نامہ ''غنچے اور کلیاں'' کا آغاز ہوا، جس کی مدیرِ اعلیٰ نجم سلطانہ تھیں۔

☆ مئی ۱۹۹۰ء کو فاروق امین کی زیرِ ادارت بچوں کا ''مون'' شروع ہوا۔

☆ ستمبر ۱۹۹۰ء کو حیدر آباد سے ''نٹ کھٹ'' کے نام سے رسالہ جاری ہوا۔

☆ ستمبر ۱۹۹۰ء کو برصغیر پاک و ہند کے مقبولِ عام رسالے ''پھول'' کے دورِ ثانی کا آغاز ہوا۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور نے اڑتالیس سال جاری رہنے کے بعد ۱۹۵۷ء میں بند ہونے والے ماہ نامہ ''پھول'' کو اسی آن بان سے دوبارہ جاری کیا جس کے چیف ایڈیٹر مجید نظامی اور وحید قیصر کی نگرانی میں جاری ہوا۔ اس کے ایڈیٹر اختر عباس اور اسسٹنٹ ایڈیٹر نعیم بلوچ تھے۔

☆ ۱۹۹۰ء اکتوبر کو کراچی سے اسکول کی بچیوں کی تعلیم و تربیت کے لیے ماہ نامہ ''بزمِ گل'' میگزین شروع ہوا، ''بزمِ گل'' میگزین کے بعد ۱۹۹۲ء کو سعید خسر کی زیرِ ادارت اخبار بزمِ گل جاری کیا۔

☆ ۱۹۹۰ء میں ہی پنجاب کے دور افتادہ شہر بھکر سے روبی نیاز نے ''بچوں کا دوست'' شروع کیا۔

☆ لاہور سے دسمبر ۱۹۹۰ء کو محمد اکمل عزیز نے بچوں کے لیے اردو اور انگریزی میں ماہ نامہ ''اکیڈمی'' جاری کیا۔

۱۹۹۰ء۔۲۰۰۹ء:

جنگ افغانستان کے خاتمے، سرد جنگ کے خاتمے اور پاکستان میں جمہوریت کی آمد نے بچوں کے ادب کا انداز تبدیل کیا۔

☆ اپریل ۱۹۹۱ء کو اسلام آباد سے بچوں کے لیے مستقبل کے نام سے ماہ نامہ ''اکیڈمی'' جاری کیا گیا۔ اپریل ۱۹۹۱ء میں ہی اسلام آباد سے ہی بچوں کے لیے اسی عنوان سے ہی ماہ نامہ ثمینہ راجہ نے جاری کیا۔

☆ جون ۱۹۹۱ء کو سہیل فاروق نے کوئٹہ سے ''کہکشاں'' کے نام سے بچوں کے لیے ہفت روزہ اخبار جاری کیا۔

☆ جولائی ۱۹۹۱ء کو ہر اسکول اور ہر عمر کے بچوں کے لیے ''چائلڈ اسٹار'' کراچی سے جاری ہوا۔ جس کے چیف ایڈیٹر حنیف سحر، ایڈیٹر عابد رضا اور مظہر مشتاق تھے۔

☆ اگست ۱۹۹۱ء کو مصطفی چاند نے ماہ نامہ ''انوکھی کہانیاں'' کراچی سے جاری کیا۔ اس کے مدیر محبوب الٰہی مخدوم ہیں جب کہ پہلے تین شمارے مصطفی ہاشمی، رؤف اسلم آرائیں، شاہد علی سحر، محبوب الٰہی مخدوم ایمان الٰہی کی ادارت میں شائع ہوئے، بعد ازاں دسمبر 1991 کو مجلسِ ادارت میں تبدیلی کے نتیجہ میں مدیرِ اعلیٰ نور محمد ہاشمی، مدیر محبوب الٰہی محمود، مدیر معاون انعام الٰہی، عارف اور علی حسن ساجد، مدیر اعزازی شہاب الدین خان نے ذمہ داریاں سنبھال لیں۔ انوکھی کہانی رسالے کی تحریروں اور پذیرائی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس رسالے '' انوکھی کہانیاں' کو 4 مرتب یونیسیف کے بچوں کا بہترین رسالہ ہونے کا ایوارڈ دیا ہے۔ بچوں کا یہ ماہنامہ رسالہ کراچی سے شائع ہوتا ہے۔(۱۸)

☆ نومبر ۱۹۹۱ء کو فیصل آباد سے سہیل اسلم کی زیرِ ادارت ''چاند نگر'' کا اجراء ہوا۔

☆ طالب علموں کا اپنا ماہ نامہ ''خوش بخت ڈائجسٹ'' مئی ۱۹۹۲ء میں کراچی سے جاری ہوا۔ اس پرچے کی ایڈیٹر سیماراج، اسسٹنٹ ایڈیٹر عاصم عباسی تھے۔

☆ جھنگ کا پہلا شمارہ جولائی ۱۹۹۲ء کو ماہ نامہ ''ٹپ ٹاپ'' کے نام سے منظرِ عام پر آیا۔

☆ اگست ۱۹۹۲ء کو اسلام آباد سے '' دوست'' کے نام سے ماہ نامہ رسالہ کا اجراء ہوا، جس کے چیف ایڈیٹر آصف محمود اور ایڈیٹر حسن عباس تھے۔

☆ ستمبر ۱۹۹۲ء کو ثاقبہ رحیم الدین کی سرپرستی و نگرانی میں بچوں کے لیے ادبی رسالہ سہ ماہی ''روشنی'' کا اجراء ہوا، یہ رسالہ کوئٹہ سے جاری کیا گیا جس کے مدیر اعلیٰ شمیم اعجاز، مدیر انور اللہ صدیقی اور معاونین میں ۱۲ سال کی عمر کے دو بچے خرم قریشی اور قمر صدیقی شامل تھے۔

☆ ستمبر ۱۹۹۲ء میں ہی آزاد کشمیر کے دارالحکومت مظفر آباد سے جہاد کشمیر کے حوالے سے بچوں کے رسالے مجاہد کا آغاز ہوا۔

☆ نومبر ۱۹۹۲ء کو لاہور سے ماہ نامہ ''چھوٹی دنیا'' کا اجراء ہوا۔

☆ جنوری ۱۹۹۳ء کو سلیم ناز نے کراچی سے ''چھوٹو'' جاری کیا۔

☆ جون ۱۹۹۳ء کو پشاور سے رشید احمد کی زیرِ ادارت ماہ نامہ ''شاہین ڈائجسٹ'' کا اجراء ہوا۔

☆ جون ۱۹۹۳ء کو مرتضیٰ اشعر نے ملتان سے ماہ نامہ ''عظیم پاکستان'' کا بچوں کا ایڈیشن جاری کیا۔

☆ ماہ نامہ ''بزمِ قرآن'' الهور حفظ و تجوید میں دل چسپی لینے والے بچوں کے لیے جنوری ۱۹۹۲ء سے باقاعدہ شائع ہو رہا ہے۔

☆ اگست ۱۹۹۳ء کو سکندر شاہین لائبریری گوجرانوالہ کی جانب سے ''شاہین نامہ'' کا اجراء ہوا۔

☆ ماہ نامہ ''بزمِ قرآن'' کراچی نومبر ۱۹۹۳ء کو ماہ نامہ ''شاہینِ عالم'' جاری کیا جس کے سرپرست علامہ طاہر القادری اور ایگزیکٹو ایڈیٹر مقصود ایوب تھے۔

☆ اپریل ۱۹۹۴ء کو سکھر سے ماہ نامہ ''دھنک'' جاری ہوا۔ جس کے مدیرِ اعلیٰ محمد حفیظ مبین تھے۔

☆ جون ۱۹۹۴ء کو اسلام آباد سے ماہ نامہ ''معصوم'' جاری ہوا، اس کے مدیرِ اعلیٰ سید غلام حسن تھے۔

☆ ستمبر ۱۹۹۴ء کو بلوچستان کے دارالحکومت کوئٹہ سے ماہ نامہ ''پٹاخہ'' جاری کیا گیا۔

☆ بچیوں کی تعلیم و تربیت اور رہنمائی کے عالمی ادارہ اطفال کے تعاون سے ۱۹۹۴ء می ایف پی اے پی کے زیرِ اہتمام سہ ماہی ''رواں دواں'' کا اجراء ہوا۔

☆ جنوری ۱۹۹۵ء کو خان ظفر افغانی نے کراچی سے بچوں کے لیے اردو اور انگریزی زبان میں ماہ نامہ ''جگنو'' جاری کیا۔

☆ مارچ ۱۹۹۵ء کو کراچی سے ماہ نامہ ''چیمپئن'' جاری ہوا، جس کے چیف ایڈیٹر علی جعفری تھے۔

☆ ماہ نامہ ''چندا'' ۱۹۹۵ء می جاری ہوا، یہ کراچی سے جاری ہوا، مسز شاکرہ ایڈیٹر ہیں۔

☆ جنوری ۱۹۹۶ء کو ''منزلِ اسلام'' کراچی سے شائع ہوا، مدیرِ اعلیٰ ایم اعجاز احمد ہیں۔

☆ جنوری ۱۹۹۶ء کو لاہور سے اسد بخاری جونئیر نے ماہ نامہ ''شاہ رخ'' جاری کیا۔

☆ گجرات سے محمد رفیق غوری نے مارچ ۱۹۹۶ء کو '' بچوں کا دوست'' جاری کیا۔

☆ مارچ کو کو مونکے سے ماہ نامہ ''چنبیلی'' کا اجراء گیا گیا۔

☆ مارچ ۱۹۹۶ء میں ہی کو دینہ جہلم سے تبسم رسول قریشی نے سہ ماہی ''گلدستہ'' جاری کیا۔

☆ اپریل ۱۹۹۶ء کو بچوں کے لیے ماہ نامہ ''شہباز'' شروع ہوا، پرچے کو سرپرست ڈاکٹر انعام الحق کوثر، مدیر محمد داؤد صابر، مدیر منتظم نور احمد رودینی، جب کہ نائب مدیران میں حکمت اللہ اور ذوالفقار اعوان شامل ہیں۔ یہ کوئٹہ سے شائع ہونے والا اردو کا واحد رسالہ ہے جو مسلسل شائع ہو رہا ہے۔

☆ جولائی ۱۹۹۶ء کو حیدر آباد سے ماہ نامہ ''ون ٹو'' جاری ہوا۔

☆ اگست ۱۹۹۶ء کو ماہ نامہ '' اسلوب'' اٹک کے تحت خصوصی نمبر کلیاں شائع کیا گیا۔

☆ ستمبر ۱۹۹۶ء کو نونہال بچیوں کا پہلا ادبی و اصلاحی مجلہ کے ماٹو کے ساتھ فیصل آباد سے سہل اسلم نے ''سہیلی'' میگزین جاری کیا جس کی مدیرہ راشدہ سہل ہیں۔

☆ ۱۹۹۶ء کو آخری سہ ماہی میں ملتان سے '' طفل کوکب'' کا آغاز ہوا جس کے چیف ایڈیٹر زین صدیقی اور ایڈیٹر ایف ب صدیقی تھے۔

☆ ماہ نامہ '' معمارِ جہاں'' کراچی سے جنوری ۱۹۹۷ء کو جدون ادیب نے شروع کیا اس سے قبل معمار کے نام سے محمد شہزاد نے اسے نومبر ۱۹۹۴ء میں جاری کیا تھا۔

☆ جنوری ۱۹۹۷ء کو جدون ادیب نے ماہ نامہ معمار جاری کیا۔

☆ جنوری ۱۹۹۷ء کو لاہور سے مصلح الدین نے ''چلڈرن اسپورٹس'' کا اجراء کیا۔

☆ جنوری ۱۹۹۲ء کو لاہور سے ماہ نامہ ''ببلو ببلی'' شروع ہوا، جس کے چیف ایڈیٹر بشیر احمد اور ایڈیٹر طاہر شریف ہیں۔

☆ جون ۱۹۹۷ء کو لاہور سے ماہ نامہ تعلیم کا آغاز ہوا، پرچے کے چیف ایڈیٹر طاہر محمود اور ایڈیٹر ناصر محمود تھے۔

☆ اگست ۱۹۹۷ء کو قیام پاکستان کے ۵۰ سال پورے ہونے کے موقع پر کنری پاک سندھ سے "کنری" میگزین کا اجراء ہوا۔ اس میگزین کی خصوصیت یہ ہے کہ میگزین بیک وقت تین زبانوں، اردو، انگریزی اور سندھی پر مشتمل ہے۔ پرچے کے سرپرست اعلیٰ پروفیسر عنایت علی خان ہیں جب کہ چیف ایڈیٹر گلزار عثمانی ہیں اور ایڈیٹر گل چوہدری ہیں۔

☆ ستمبر ۱۹۹۷ء کو محمد کارام صدیقی نے کراچی سے ماہ نامہ "کھیل کھیل" جاری کیا۔

☆ اکتوبر ۱۹۹۷ء میں محمد بلال امین نے ماہ نامہ "ہلال" کراچی کا اجراء کیا۔ پرچے کے سرپرست اعلیٰ محمد منشی اور چیف ایڈیٹر علی حسن ساجد ہیں جب کہ ایڈیٹر حمیر آفتاب ہیں۔ ماہ نامہ ہلال کراچی سے گذشتہ تین سال سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے اس کی نمایاں خصوصیت ہے کہ اس رسالے کا ورلڈ ریکارڈ نمبر جو کہ ۱۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے شائع ہوا جو پاکستان میں بچوں کے کسی رسالے کا ایک منفرد اعزاز ہے۔

☆ اکتوبر ۱۹۹۷ء میں ماہ نامہ "ٹوٹ بٹوٹ" نے ایک طویل تعطیل کے بعد کراچی سے مسرور اختر راؤ نے پاکستان نیوز انٹرنیشنل کے تحت دوبارہ اس کے ایگزیکٹو ایڈیٹر ناصر فرید، ایسوسی ایٹ ایڈیٹر ثمینہ راؤ، ایڈیٹر ایم علی خان اور سب ایڈیٹر نجم الدین شیخ ہیں۔

☆ لاہور کے نعیم بلوچ نے نئی ٹیم کے ساتھ ۱۹۹۹ء کے آخر میں ماہ نامہ آنکھ مچولی کا باقاعدہ آغاز کیا۔ اب تک اس کے بارہ شمارے منظرِ عام پر آچکے ہیں، اس کا بارھواں شمارہ ایک ضخیم ایڈونچر نمبر ہے۔ اس کے مدیر و ناشر نعیم احمد بلوچ کے علاوہ مدیران اعزازی محمد شہباز بٹ اور منظور الحسن ہیں، مدیر اشتیاق احمد خان مدیر منتظم اجمل شاہ دین ہیں۔

اسی دور میں پاکستان میں انگریزی ادب پڑھنے والے بچوں میں اضافہ نظر آیا اور Famous Five اور دوسرے انگریزی ناولوں نے پاکستان میں بچوں کے ادب میں اپنا مقام بنایا۔ بالخصوص ۲۰۰۰ کے اواخر میں ہیری پوٹر سیریز نے بچوں کے ایک بڑے طبقہ کو متاثر کیا۔

☆ ۲۰۰۰ء میں بو غازی محمد (الطاف حسین) کی زیر نگرانی اطفال پاکستان کا آغاز کیا گیا جس کا پہلا شمارہ مارچ ۲۰۰۰ء میں شائع ہوا۔

☆ سن دو ہزار کے عشرے میں ہی بچوں کے لیے کئی رسائل کا اجراء ہوا جن میں ''جنگل منگل''، ''ذوق وشوق''، ''گوگو'' اور ''شاباش'' قابل ذکر ہیں۔

☆ ''ذوق وشوق'' اپریل ۲۰۰۲ء کو کراچی سے شائع ہوا، جس کا مقصد بچوں میں دینی واخلاقی اقدار کا فروغ ہے۔'' ذوق وشوق'' کے مدیرِ اعلیٰ کے فرائض محمد عارف رشید بہ خوبی انجام دے رہے ہیں۔

☆ ''جنگل منگل'' کراچی سے نکلنے والا ایک اور کامیاب پرچہ ہے جس کے مدیرِ اعلیٰ علی حسن ساجد، ثمینہ علی ہیں، جب کہ مشاورت میں قمر علی عباسی، شکیل عادل زادہ اور ڈاکٹر محمد افتخار کھوکھر، عقیل عباس جعفری شامل ہیں۔

اس کے ساتھ ہی ذرائع ابلاغ یعنی انٹرنیٹ اور الیکٹرونک میڈیا طباعتی دنیا پر اثر انداز ہوئے اور اس میں رنگوں کا سیلاب آگیا۔ اکثر طباعتی اداروں نے پرنٹنگ کے حوالے سے معیاری کتب شائع کرنا شروع کیں نیز اسی دور میں تعلیمی نصاب کے علاوہ چھوٹے بچوں کے لیے اردو میں ادب تخلیق ہونا شروع کیا۔ ہمدرد فاؤنڈیشن نے نونہال ادب کے نام سے ۳۰۰ سے زائد خوب صورت کتب شائع کیں۔ آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے بھی خوب صورت کہانیاں اور نصابی کتب شائع کیں، بک گروپ، چلڈرن پبلی کیشنز نے بھی بچوں کے لیے رنگین تصاویر سے مزین کہانیاں اور اپنی کتب شائع کیں۔ اس کے علاوہ دعوۃ اکیڈمی، السلام پبلی کیشنز اور اسلامک پبلی کیشنز کی خوب صورت اور رنگین کتب منظرِ عام پر آئیں جنھوں نے اساتذہ اور ماہرین تعلیم کی توجہ مبذول کروائی۔ اس طرح تدریسی عمل میں بچوں کے ادب نے بھی پاکستان کی ترقی میں اپنا بھرپور کردار ادا کیا۔

کتاب کا معاشرے اور معاشرتی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے، کتب و رسائل میں لکھی جانے والی تحریریں اس جانب اشارہ کرتی ہیں کہ اہل قلم اپنی آنے والی نسلوں کے خیالات اور سوچ میں کس قسم کا رجحان پیدا کرنا چاہتے ہیں، یہ ادبی تحریریں بچوں کی تربیت اور ان کی مثبت سوچ اجاگر کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ وہ اقوام و معاشرے جو اپنے علم و ادب سے دور ہوتے ہیں غیر معمولی نقصان اٹھاتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ ماضی کی نسبت موجودہ دور میں بچوں کے لیے تحریروں میں ادب کی مقدار آٹے میں نمک کے برابر ہے تو غلط نہ ہوگا۔ موجودہ دور میں شایع ہونے والے اخبارات و رسائل اس جانب مکمل توجہ نہیں دیتے اردو میں بچوں کے ادب کی بقا کے لیے مسعود احمد برکاتی، اشتیاق احمد، پروفیسر مجیب ظفر انوار حمیدی، کمال احمد رضوی، سید نظر زیدی، سلیم مغل، طاہر مسعود، حمیرا اطہر اور دیگر کے نام قابل ذکر ہیں جنہوں نے آزادی کے بعد اردو میں ادب اطفالمیں چھوٹی چھوٹی

کہانیوں کی داغ بیل ڈالی، محمدی بیگم نے بھی ابتداء میں اپنا حصہ ڈالا۔ وہ ماہ نامہ پھول کی مدیر تھیں جنھوں نے نہایت پر مغز و مختصر کہانیوں کے ذریعے بچوں میں پڑھنے اور سوچنے کی صلاحیت اجاگر کرنے کی کوشش کی آج اس روایت کو بر قرار رکھنے کے لیے سعی نہیں کی جارہی ہے۔ انگریزی زبان میں شایع ہونے والا اخبار ڈان نیوز ہفتہ وار ضمیمہ نکالتا ہے جس میں بچوں کے لیے مختلف کہانیاں ضرور چھپتی ہیں مگر چونکہ وہ انگریزی کا اخبار ہے اور پاکستان میں بہت ہی کم لوگ ہیں جو انگریزی بولتے اور سمجھتے ہیں اس لیے انگریزی اخبارات کا کردار کا ذکر کرنا یہاں درست نہیں۔ دور حاضر میں اخبارات کا کام صرف ذریعہ معاش رہ گیا ہے۔ اردو کے بہت کم اخبارات ایسے ہیں جو بچوں کے لیے ایک دو صفحے پر کچھ شائع کر دیتے ہیں جن میں کہانیاں ہوتی ہیں مگر وہ اخبارات بچوں کی تربیت کرنے اور ادبی معلومات فراہم کرنے میں اپنا کردار مکمل طور پر ادا نہیں کر رہے ہیں اور ایسی معلومات فراہم کرنے سے قاصر ہیں جن کے ذریعے لکھنے پڑھنے کی طرف مائل کیا جاتا ہے دوسری جانب الفاظ کے ذخیرے میں اضافے کے لیے بھی کوششیں نہیں کی جارہی ہیں۔

حوالہ جات

(۱) محمود الرحمان، آزادی کے بعد بچوں کا ادب، بچوں کا ادب نمبر شمارہ ۱۹۷۹، ۴، ص ۱۳

(۲) ڈاکٹر محمود الرحمان، اردو میں بچوں کا ادب، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۹۲، ص ۹

(۳) اریب ڈاکٹر اسد، بچوں کا ادب تجزیے اور تجاویز، کتاب نگر، ۲۰۰۲، ص ۱۵، ۱۶

(۴) ایضاً، ص ۴۵، ۴۴

(۵) محمود الرحمن، ڈاکٹر، ''اردو میں بچوں کا ادب''، نیشنل بک پبلشنگ ہاؤس، لاہور، ۱۹۷۰ء

(۶) اریب ڈاکٹر اسد، بچوں کا ادب تجزیے اور تبصرے، ۲۰۰۲، ص ۱۳۳ تا ۱۳۷

(۷) ثوبیہ سلیم، محمد شفیق، ''بچوں کی تعلیم و تربیت میں کراچی سے نکلنے والے اردو رسائل کا کردار''، غیر مطبوعہ مقالہ، شعبہ ابلاغ عامہ جامعہ کراچی۔

(۸) اریب ڈاکٹر اسد، بچوں کا ادب تجزیے اور تبصرے، ۲۰۰۲، کراچی، ص ۱۶۳

(۹) Population Census organization, Population Clock, Oct.2009

(۱۰) یونی سیف، UNICEF Pakistan Statistics, 2017.

(۱۱) anderson، rechird promotion reading in development countries،، ص۴۵،۴۷

(۱۲) بچوں کے ادب کے ۲۰ سال، الیاس احمد مجتبیٰ، ماہنامہ ساقی لاہور، 1965، ص141

(۱۳) مولوی شفیع الدین نیرؔ (دیباچہ)" بچوں کا تحفہ" نئی دہلی 1991، ص4تا5

(۱۴) محمود ڈاکٹر الرحمن، پاکستان میں بچوں کا اردو ادب، نیشنل بک پبلشنگ ہاؤس، لاہور، ۱۹۷۰

(۱۵) ڈاکٹر فوزیہ ناز،" خدمات اطفال کی نصف صدی"، جلد ۹ شمارہ ۲۰۱۲، جنرل آف ماس کمیو نیکیشن، جامعہ کراچی، ص ۴

(۱۶) www.bachon kagulistan .org.pk

(۱۷) رئیس احمد مغل، Five decades of children literatur in Pakistan, by Book, bird,38,No.4 2000، ص ۱۰تا۱۵

(۱۸) https://www.revolvy.com/page/Anokhi-Kahaniyan، 23,09,2019